قربانی کے فقہی مسائل

مولانا مفتی عبدالباری
دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

مسئلہ: قربانی ہر اس مسلمان (مرد ہو یا عورت) پر واجب ہے جو عاقل، بالغ، مقیم اور صاحب نصاب ہو، صاحب نصاب سے مراد وہ شخص ہے جو ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی، یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت نقد کی شکل میں یا اس کے برابر سامان تجارت کا مالک ہو، یہ سونا، چاندی، نقدروپیہ اور سامان تجارت، کھانے پینے کا سامان، استعمال کے کپڑے، سواری، رہائش کا مکان اور دیگر ضروریات کے علاوہ ہو۔ **مسئلہ:** قربانی کے نصاب پر سال کا گزرنا ضروری نہیں، بلکہ قربانی کے دنوں میں جس وقت بھی نصاب مِلک میں آجائے تو قربانی واجب ہوگی۔ **مسئلہ:** نابالغ اور پاگل پر قربانی واجب نہیں، اسی طرح وہ مسافر جو سوا ستتر کلومیٹر (77.248512) کی مسافت کے ارادہ سے سفر میں ہے اس پر قربانی واجب نہیں۔ **مسئلہ:** مردوں پر جس طرح قربانی واجب ہے اسی طرح عورتوں پر بھی مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ قربانی لازم ہے۔ چاہے وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔ **مسئلہ:** جو شخص صاحب نصاب نہیں، اس پر قربانی واجب نہیں۔ **مسئلہ:** سونا، چاندی، نقد اور سامان تجارت کے علاوہ ضرورت سے زائد سامان کی قیمت بھی لگائی جائے گی، یعنی کسی کے پاس ضرورت سے زائد سامان موجود ہے اور سال بھر وہ استعمال میں نہیں آتے تو ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔ **مسئلہ:** اگر باپ اور بیٹوں کی ملکیتیں الگ الگ ہوں اور ہر ایک صاحب نصاب ہو تو ان میں سے ہر ایک پر قربانی واجب ہے، اور اگر باپ بیٹے اکٹھے رہتے ہوں، ملکیتیں الگ الگ نہ ہوں اور بیٹوں کا مستقل کاروبار بھی نہیں اور ان کے پاس بقدر نصاب رقم بھی نہ ہو تو بیٹوں پر قربانی واجب نہیں۔ **مسئلہ:** میاں بیوی کی ملکیتیں الگ شمار ہوں گی، لہٰذا اگر دونوں صاحب نصاب ہوں تو ہر ایک پر مستقل قربانی لازم ہے، اگر دونوں صاحب نصاب نہیں لیکن دونوں کی مجموعی ملکیتیں نصاب کے برابر ہوں تو ان پر قربانی واجب نہیں۔ اگر ایک صاحب نصاب ہو (مثلاً شوہر کاروبار کی وجہ سے یا بیوی زیورات کے مالک ہونے کی وجہ سے) تو صرف اس پر قربانی لازم ہے،

دوسرے پر نہیں۔ نیز جو قرض شوہر پر لازم ہو بیوی کو اپنے نصاب سے یا بیوی مقروض ہو تو شوہر کو اپنے نصاب سے ان کو منہا کرنا جائز نہیں۔

قربانی کے جانور اور ان کی عمریں: **مسئلہ:** گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی، بکرا، بکری، بھیڑ اور دنبہ کی قربانی جائز ہے، ان کے علاوہ دیگر جانوروں مثلاً مرغا، مرغی، خرگوش، بطخ اور کبوتر وغیرہ کی قربانی جائز نہیں اور قربانی کی نیت سے ذبح کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ **مسئلہ:** قربانی کے جانوروں میں سے اونٹ پانچ سال، گائے، بیل، بھینس اور بھینسا دو سال کا، بکرا، بکری، بھیڑ اور دنبہ ایک سال کا ہونا ضروری ہے، اس سے کم عمر والے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ البتہ چھے ماہ کا دنبہ اس قدر فربہ ہو کہ وہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی درست ہے۔ **مسئلہ:** قربانی کے جانور میں حضرات فقہائے کرام نے عمر کا لحاظ رکھا ہے اور دو دانت ہونے کو اس کی علامت قرار دیا ہے، لہٰذا جانور اگر سن رسیدہ ہو تو اس کی قربانی درست ہے اور دو دانت کی علامت ہو تو بہتر ہے، اور اگر دو دانت کی علامت نہیں لیکن سن رسیدہ ہے تو بھی اس کی قربانی درست ہے۔ **مسئلہ:** اگر بکرے کے سال مکمل ہونے میں ایک آدھ دن باقی ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔ **مسئلہ:** اگر جانور دیکھنے میں کم عمر کا معلوم ہوتا ہو مگر یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی عمر پوری ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔

قربانی کے حصے: **مسئلہ:** گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ اور اونٹنی میں سات افراد شریک ہوں تو مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ قربانی درست ہے: (۱) تمام شرکاء مسلمان ہوں، (۲) زیادہ سے زیادہ حصہ دار سات ہوں، (۳) ثواب حاصل کرنے کی نیت سے شریک ہوں، اگرچہ ثواب حاصل کرنے کی جہت مختلف ہو، مثلاً واجب قربانی، نفلی قربانی، عقیقہ اور ولیمہ، لہٰذا اگر کوئی شخص گوشت حاصل کرنے کی نیت سے شریک ہوگا تو سب کی قربانی درست نہیں۔ (۴) سب کی آمدنی حلال ہو۔ **مسئلہ:** سات افراد سے کم مثلاً چار یا پانچ یا چھ یا اس سے بھی کم افراد شریک ہوں تب بھی قربانی کرنا درست ہے، البتہ سات افراد سے زیادہ اگر شریک ہوئے تو کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔

وہ جانور جن کی قربانی جائز ہے: **مسئلہ:** جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں یا بعد میں ٹوٹ گئے ہوں، بشرطیکہ سینگ جڑ سے نہ ٹوٹا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ **مسئلہ:** جس بھیڑ یا بکری کی دم پیدائشی طور پر چھوٹی ہو تو اس کی قربانی درست ہے۔ **مسئلہ:** جو جانور کانا ہو لیکن اس کا کانا پن ظاہر نہ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ **مسئلہ:** لنگڑا جانور جو چلنے پر قادر ہو اور چوتھا پاؤں زمین پر رکھ کر اور اس کا سہارا لے کر چلتا ہو، تو اس کی قربانی جائز ہے۔ **مسئلہ:** جو جانور

بیمار ہو،لیکن اس کی بیماری ظاہر نہ ہوتو اس کی قربانی درست ہے۔ **مسئلہ:** جس جانور کو کھانسنے یا خارش کی بیماری لاحق ہو،اس کی قربانی درست ہے۔ **مسئلہ:** جس جانور کا کان چیر دیا گیا ہو، یا ایک تہائی سے کم کاٹ دیا گیا ہوتو اس کی قربانی جائز ہے۔ **مسئلہ:** جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں، تو اس کی قربانی جائز نہیں اور اگر کچھ گر گئے ہیں لیکن باقی زیادہ ہیں اور چارہ کھا سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ **مسئلہ:** جس جانور کے بال کاٹ دیئے گئے ہوں، اس کی قربانی جائز ہے۔ **مسئلہ:** بانجھ جانور کی قربانی جائز ہے، اس لئے کہ بانجھ ہونا قربانی کے لئے عیب نہیں۔ **مسئلہ:** خصی بکرے، مینڈھے اور بیل کی قربانی جائز ہے اور اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں، چاہے خصیتین کو کاٹ دیا گیا ہو یا دبا کر بے کار کر دیا گیا ہو، اس لئے کہ یہ گوشت کی عمدگی کے لئے کیا جاتا ہے اور آنحضرت ﷺ نے بنفسِ نفیس خصی جانور کی قربانی فرمائی ہے، اس لئے خصی ہونا نہ صرف یہ کہ عیب نہیں بلکہ قربانی کے جانور کی ایک پسندیدہ وصف ہے۔ **مسئلہ:** جس جانور کے پیٹ میں بچہ ہو اس کی قربانی صحیح ہے، البتہ ولادت کے قریب ذبح کرنا مکروہ ہے، تاہم ذبح کے بعد اگر بچہ زندہ ہوتو اس کو بھی ذبح کرلیا جائے اور کھایا جائے اور اگر مردہ ہوتو اس کا کھانا جائز نہیں۔

وہ جانور جن کی قربانی ناجائز ہے: **مسئلہ:** جس جانور کے سینگ جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں، اس کی قربانی جائز نہیں۔ **مسئلہ:** جس جانور کے پیدائشی کان ہی نہیں، یا پورا ایک کان کٹا ہوا ہے، یا تہائی حصہ یا اس سے زیادہ کٹا ہوا ہے، اس کی قربانی درست نہیں۔ **مسئلہ:** جس جانور کی ناک کٹی ہوئی ہے، اس کی قربانی جائز نہیں۔ **مسئلہ:** جو جانور اندھا ہو یا اس کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو، اس کی قربانی جائز نہیں۔ **مسئلہ:** جس جانور کی زبان کٹی ہوئی ہو اور چارہ نہ کھا سکتا ہو، اس کی قربانی درست نہیں۔ **مسئلہ:** جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں، اس کی قربانی جائز نہیں۔ **مسئلہ:** بھیڑ، بکری اور دنبی کے ایک تھن سے دودھ نہ اترتا ہوتو اس کی قربانی جائز نہیں۔ **مسئلہ:** بھینس، گائے اور اونٹنی کے دو تھنوں سے دودھ نہ اترتا ہوتو اس کی قربانی جائز نہیں۔ **مسئلہ:** جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں رکھا ہی نہیں جاتا یا رکھا تو جاتا ہے مگر اس کے بل جانور نہیں چل سکتا تو اس کی قربانی جائز نہیں۔ **مسئلہ:** جس جانور کی دُم ایک تہائی یا اس سے زیادہ کٹی ہوئی ہو، تو اس کی قربانی درست نہیں۔ **مسئلہ:** ایسا دبلا اور لاغر جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو، یا ذبح کرنے کی جگہ تک نہ جا سکتا ہوتو اس کی قربانی جائز نہیں۔

قربانی کا وقت: **مسئلہ:** عیدالاضحیٰ کی دسویں تاریخ کے صبح صادق سے بارہویں تاریخ کی شام تک قربانی کا وقت ہے۔ ان تینوں دنوں میں جس وقت بھی قربانی کی جائے درست ہے، لیکن افضل بقر عید کا پہلا دن ہے، پھر دوسرا، پھر

تیسرا۔ **مسئلہ**: گیارہویں اور بارہویں ذوالحجہ کی رات کوقربانی کا جانور ذبح کرنا درست ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ رات کو ذبح نہ کیا جائے، اس لئے کہ رگوں کے درست طریقے سے نہ کٹنے کا امکان ہے۔ **مسئلہ**: بارہویں تاریخ کو سورج کے غروب سے پہلے تک قربانی درست ہے، لیکن جب سورج غروب ہوجائے تو اس کے بعد قربانی درست نہیں ہوگی۔ **مسئلہ**: شہروالوں پرلازم ہے کہ قربانی کا جانور عید کی نماز کے بعد جانور ذبح کریں، اس سے پہلے ذبح کرنا جائز نہیں، تاہم شہروں میں اگر عید کی نماز کسی وجہ سے نہیں پڑھی جاسکی تو نماز عید کا وقت گذر جانے کا انتظار کیا جائے، یعنی زوال تک انتظار کیا جائے پھر زوال کے بعد قربانی کی جائے۔ **مسئلہ**: کسی عذر کی وجہ سے اگر عید کی نماز دسویں ذوالحجہ کونہیں پڑھی جاسکی بلکہ گیارہویں یا بارہویں کے لئے مؤخر کردی گئی تو گیارہویں اور بارہویں کو نماز عید سے پہلے قربانی کرنا درست ہے۔ **مسئلہ**: اگر قربانی کرنے والے نے نماز عید ابھی تک نہیں پڑھی، مگر شہر میں کسی بھی جگہ نماز عید ادا کی گئی ہے تو وہ قربانی کرسکتا ہے، اسلئے کہ خود قربانی کرنے والے کا نماز عید سے فارغ ہونا ضروری نہیں، بلکہ مسجد یا عیدگاہ میں نماز عید کا ادا ہوجانا کافی ہے۔ **مسئلہ**: دیہات اور گاؤں میں نماز عید وجمعہ واجب نہیں صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد قربانی کرنا درست ہے۔

ذبح کرنے کے ضروری مسائل: مسئلہ: جوشخص ذبح کرنا جانتا ہے تو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ قربانی کا جانور خود ذبح کرے، اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے ذبح کراسکتا ہے مگر ذبح کے وقت وہاں خود موجود ہونا افضل ہے۔ اگر ذبح کرتے وقت مندرجہ ذیل دعا یاد ہوتو اسے پڑھے اور اگر دعا یاد نہیں تو کوئی حرج نہیں، دل سے نیت ہی کافی ہے۔

دعا یہ ہے: إنی وجهت وجهی للذی فطر السموات والأرض حنيفاً وما أنا من المشركين. إن صلاتی ونسكی ومحياي ومماتي لله رب العلمين، وبذلك أمرت وأنا أول المسلمين. اللهم منك ولك". بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے: اللهم تقبله منی كما تقبلت من حبيبك محمد وخليلك ابراهيم عليهما الصلوة والسلام.

مسئلہ: ذبح کرنے کی اجرت لینا جائز ہے، بشرطیکہ اجرت متعین ہو۔ **مسئلہ**: عورت اور بچے کا ذبح کرنا بھی جائز ہے، بشرطیکہ بچہ ذبح کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ **مسئلہ**: قربانی میں ذبح کرتے وقت شرکاء کا نام پکارنے کی ضرورت نہیں، البتہ ذبح کرنے والا ان سب کی نیت کرے۔ **مسئلہ**: تیز چھری سے ذبح کرنا مستحب ہے۔ **مسئلہ**: ذبح کرنے کے فوراً بعد کھال نہ اتارا جائے، بلکہ جسم ٹھنڈا ہونے کا انتظار کیا جائے پھر کھال اتاردی جائے۔ **مسئلہ**:

قبلہ رخ بائیں کروٹ پر جانور کو لٹانا مستحب ہے۔ **مسئلہ:** ایک جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح کرنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ:** مرتد، قادیانی اور زندیق کا ذبیحہ حرام ہے، ان سے قربانی کے موقع پر یا کسی اور جانور کا ذبح کرانا حرام ہے۔

گوشت کی تقسیم: **مسئلہ:** قربانی کا گوشت خود کھانا اور رشتہ داروں، مالداروں اور فقیروں میں تقسیم کرنا جائز ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ تہائی حصہ خیرات کرے، اگر تہائی سے کم خیرات کیا تو بھی کوئی گناہ نہیں۔ **مسئلہ:** بڑے جانور میں اگر سات آدمی یا اس سے کم شریک ہوں تو گوشت تقسیم کرتے وقت اٹکل سے نہ بانٹیں، بلکہ تول کر وزن کرنا ضروری ہے، کمی بیشی کی صورت میں سود کا گناہ ہوگا۔ **مسئلہ:** جب شرکاء آپس میں گوشت تقسیم کرنا چاہیں تو وزن کر کے تقسیم کرنا ضروری ہے، اگر سارا گوشت لوگوں میں تقسیم کرنا چاہیں، یا پکا کر کھلائیں تو اس وقت تقسیم کرنا ضروری نہیں۔ **مسئلہ:** مستحب یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصے کر کے ایک حصہ اپنے اہل وعیال کے لئے، ایک حصہ رشتہ داروں میں اور ایک حصہ فقیر اور محتاجوں میں تقسیم کرے۔ اگر کوئی شخص عیالدار ہونے کی وجہ سے یا ویسے تمام گوشت خود رکھنا چاہتا ہے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ **مسئلہ:** قربانی کا گوشت، سری پائے اور چربی کا بیچنا جائز نہیں، بالفرض اگر کسی نے فروخت کر لیا تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے، اپنے پاس رکھنا یا استعمال میں لانا جائز نہیں۔ **مسئلہ:** قصائی کو بطور اجرت گوشت دینا جائز نہیں۔ **مسئلہ:** قربانی کا گوشت سکھا کر رکھنا درست ہے۔

قربانی کی کھال: **مسئلہ:** قربانی کرنے والا یا اس کے اہل وعیال کھال کو اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں، مثلاً جائے نماز، موزہ، مشکیزہ اور دستر خوان بنا کر اپنے استعمال میں لانا جائز ہے۔ **مسئلہ:** کھال کسی امیر شخص کو بھی دینا جائز ہے، البتہ فروخت کرنے کے بعد قیمت کا صدقہ کرنا ضروری ہے، قیمت اپنے استعمال میں لانا یا کسی غنی اور امیر کو دینا جائز نہیں۔ **مسئلہ:** کھال یا اس کی قیمت کسی ملازم کو تنخواہ اور کام کے عوض میں دینا جائز نہیں، جیسے امام، مؤذن اور قصائی کو بحق اجرت کھال دینا درست نہیں، البتہ اگر یہ لوگ مستحق ہوں تو ان کو مستحق ہونے کی وجہ سے دینا درست ہے۔ **مسئلہ:** قربانی کی کھال کسی ایسے ادارے یا انجمن یا کسی ایسے رفاہی ادارہ کو دینا جائز نہیں جو اس رقم کو مستحقین پر خرچ نہیں کرتی، بلکہ جماعت اور ادارہ کی دیگر ضروریات میں خرچ کرتی ہے۔ **مسئلہ:** قربانی کے بعد جانور کی رسی، جھول اور ہار کا صدقہ کرنا بہتر ہے، ان کا بیچنا یا حق الخدمت کے طور پر دینا جائز نہیں۔ **مسئلہ:** موجودہ زمانے میں دینی مدارس میں چرمہائے قربانی کا دینا سب سے افضل اور بہتر ہے، اس لئے کہ غریب طلبہ کی امداد بھی ہے اور علم دین کی خدمت بھی۔

☆......☆